سوال

(319) خاوند کا اپنی بیوی کو اپنے والدین کی خدمت کے لیے مجبور کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر بیوی اپنی مرضی سے خاوند کے والدین کی خدمت نہ کرے تو کیا خاوند اپنی بیوی کو اپنے والدین کی خدمت کے لئے مجبور کر سکتا ہے ؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں فتویٰ دیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کے لئے دنیا میں اسلام کے بعد والدین کا زندہ ہونا سب سے بڑی نعمت ہے اوران کا خوشگوار ہونا سعادت مندی کی علامت ہے ۔ بیوی کو چاہیے کہ وہ خاوند کی طرح اس کے والدین کی خدمت میں کسی قسم کی کوتاہی کو روانہ رکھے ، اگرچہ قرآن وحدیث میں ان کی خدمت کرنے کے متعلق کوئی صریح نص موجود نہیں ہے ،تاہم ایسے واضح اشارات ضرور ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ بہو کو اپنے سسرال کی خدمت کرنا چاہیے اور یہ سسرال کا حق ہے ۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات کے لئے تشریف لائے تو اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام گھر میں موجود نہیں تھے ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام واپسی کے وقت اپنے لخت جگر کو اپنی بہو کے متعلق طلاق دینے کا اشارہ فرماگئے تھے ، اس کی دیگر وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مطالبہ کے باوجود ان کی خدمت نہیں کی تھی بلکہ ناشکری کا اظہار کرتے ہوئے انتہائی نازیبا کلمات کہے تھے ۔ [صحیح بخاری ، الانبیاء : ۳۳۶۵]

اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے جب ایک بیوہ سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کنواری سے شادی کرنے کی ترغیب دی ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہما نے شوہر دیدہ کے انتخاب کی یہ وجہ بتائی کہ میرے والد گرامی غزوۂ احد میں شہید ہوگئے ہیں اور پس ماندگان میں نو لڑکیاں ہیں جن میں صرف تین شادی شدہ ہیں میں نہیں چاہتا کہ گھر میں ان جیسی کسی ناتجربہ کار کنواری کو لاؤں بلکہ میں نے تجربہ کار شوہر دیدہ سے شادی کی ہے تاکہ وہ ان کی کنگھی کرے اور ان کا ہر طرح سے خیال رکھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جذبات کی تصویب فرمائی ۔ [صحیح بخاری ، المغازی : ۴۰۵۲]

اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ خاوند اپنی بیوی سے اپنی بہنوں کی خدمت کرا سکتا ہے تو والدین کا مقام بہنوں سے کہیں بڑھ کر ہے ۔ ان کے علاوہ اور بھی دلائل دیے جاسکتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کی خدمت میں کوتاہی نہ کرے ، وہاں اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ خاوند کے والدین میرے حقیقی والدین کی طرح ہیں ، لہٰذا ان کی خدمت کرنے کو بھی اپنے لئے سعادت خیال کرے ۔ خاوند کو چاہیے کہ وہ افہام و تفہیم کے ذریعے ایسے کاموں کو سرانجام دے اور محبت و اتفاق کی فضا کو برقرار رکھتے ہوئے خود بھی والدین کی خدمت کرے اور اپنی بیوی کو بھی یہ سعادت حاصل کرنے کے لئے پابند بنائے ۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:332